جبکہ ان سے تیسرے درجے کے انسان شہداء کی برزخی حیات کا شعور و ادراک پوری کائنات میں کسی کو بھی حاصل نہ ہو۔ میں نے ہزاروں مرتبہ ان اتحاد حق پرستوں کو کہا ہے کہ برزخی حیات کا شعور تو بڑی دور کی بات ہے۔ آپ لوگ دنیا کی حیات کا شعور نہیں رکھتے اور اگر آپ کو شعور ہے تو بار بار لکھو اور یہ سمجھاؤ کہ دنیا کی حیات کیسے ہے۔ اسباب حیات کیا ہیں؟ مطلق حیات کیا ہے؟ کیا حیات اسباب کے بغیر حاصل ہو سکتی ہے یا نہ؟ یا حیات صرف اسباب کے ماتحت ہے؟

اس کے علاوہ حیات کی کتنی قسمیں ہیں۔ دنیاوی حیات میں حیوانات، نباتات، جمادات شریک ہیں یا نہیں؟ اگر شریک نہیں تو ان سب کی الگ الگ حیات کیسی ہے۔ جمادات کی حیات کیا کہلاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایک طویل سلسلہ ہے حیاتیات کا۔ آج کل نئے انکشافات کی بھرمار ہے۔ کائنات کے سربستہ راز اللہ کی حکمت کے ماتحت انسان پر کھول رہا ہے اور نایافت کی بھنور سے نکل کر یافت اور شناسائی کے ساحل مراد پر اترنے والا ہے آپ بھی کچھ توجہ فرمائیں مگر ایک موٹی بات سمجھ لیں۔ ان پر طاری ہے۔ گزشتہ دنوں ایک صاحب جو اسی مسلک سے منسلک تھے فرمانے لگے کہ حضور علیہ السلام تک درود کیسے پہنچتا ہے۔ وہاں تو چاروں طرف بہت موٹی موٹی دیواریں ہیں بلکہ نورالدین زنگی کے عہد کی سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں۔ میں نے ان صاحب سے عرض کیا کہ جب آپ کے یہ روح اور گجراتی بزرگ مرنے کے بعد جیب جبڑوں میں چلنے لگیں تو انہیں لوہے یا دھاتوں کے کسی بڑے بکس میں بند کر دیں اگر تو فرشتہ اُن کی روح قبض کر لے گیا تو مان لینا کہ درود قبر رسول میں پہنچ جاتا ہے اور اگر فرشتہ اس فولاد یا دھاتوں سے بنے ہوئے صندوق میں سے تمہارے بزرگوں کی روح نہ نکال سکا تو پھر اور تم جیسے لوگ اس کی عقل میں بات نہ آئی پھر میں نے اُس کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ

اللہ کو منوانے اور اس کی توحید کا ڈنکا بجانے کے لئے یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ انبیاء کی شخصیت سے متعلق سوقیانہ لب و لہجہ اختیار کیا جائے مگر یہ طبقہ جو اس گجراتی بزرگ کی "ولایت" میں ریس لگا رہا ہے۔ اس قدر بدزبان ہے اور زبان بک رہی ہے کہ سننے والا کسی خطرناک اقدام کے لئے بے اختیار ہو جاتا ہے پھر ان کے ترکش ہی سے وہ وہ تیر چلا سکتے ہیں کہ

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

بایں ہمہ اُن سے ہماری گزارش یہ ہے کہ آپ لوگ اپنا جو مسلک بھی چاہے اپنائے رکھیں مگر انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات قدسیہ کے بارہ میں اپنا لب لہجہ انسانوں جیسا رکھیں اور اُمت کو مشرک کہنا چھوڑ دیں ورنہ یہ ظلم آپ کو لے ڈوبے گا۔

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے

رونقِ بزم

انٹرویو

پاکستان کا تشخص سیکولر ملک کی حیثیت سے ابھارا جا رہا ہے

مجلسِ احرارِ اسلام کے نائب صدر سید عطاء المؤمن بخاری سے اِنٹرویو

TAKBEER
اشاعت ۱۰ تا ۱۶ فروری ۱۹۹۴ء
جلد نمبر (۱۱) شمارہ (۲)

ملاقات: محمود احمد قریشی

سید عطاء المؤمن بخاری مجلسِ احرار کے مرکزی رہنما ہیں۔ تحفظِ ختمِ نبوت کے لئے ان کی جدوجہد روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ علمی قابلیت، قومی اور بین الاقوامی مسائل پر ان کا نقطۂ نظر ہمیشہ سے واضح رہا ہے۔ راقم کو یہ شرف حاصل ہے کہ جب بھی شاہ جی تشریف لاتے ہیں، شرفِ نیاز بخشتے ہیں۔ اس مرتبہ انہیں یہ شکایت تھی کہ اخبارات موجودہ حالات میں ہمارا نقطۂ نظر شائع نہیں کر رہے۔ اُن کی اس بات سے ہمیں اختلاف تھا۔ ہمارا نقطۂ نظر یہ تھا کہ "تکبیر" نے ہمیشہ کلمۂ حق کہنے میں کسی سے رُو رعایت نہیں کی۔ چنانچہ آپ کی گفتگو بھی بفضل تعالیٰ اشاعت کے مرحلے سے گزرے گی اور آپ کا موقف من و عن شائع ہوگا۔ "احرار ہاؤس" خان پور میں ان سے جو مختصر ملاقات ہوئی آئیے آپ بھی اس میں شریک ہو جائیے۔ اس موقع پر احرار کے مرکزی عہدیداران مولانا عبدالحق بدر، مبلغ احرار حافظ محمد اکبر اور عبدالقادر ڈاہر بھی موجود تھے۔

س:۔ موجودہ حالات اور تشکیلِ حکومت پر آپ کا نقطۂ نظر کیا ہے؟

ج:۔ ملک میں انتخابات ہوئے اور انتخابات کے بعد جو کچھ ہوا ہے اسے آپ مغربی نظام تو کہہ سکتے ہیں، جمہوریت بھی کسی حد تک کہہ لیجئے لیکن دینی نقطۂ نگاہ سے اسلامی تشخص ختم ہو چکا ہے۔ بے نظیر بھٹو کو وزیرِ اعظم نامزد کرنے سے پاکستان کا تشخص ایک سیکولر ملک کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اسے کسی طرح کی تاویل کے ذریعے بھی جمہوریت یا عوام کا فیصلہ کہا جائے مگر یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی سنگین خلاف ورزی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات سے کھلی بغاوت ہے۔ بے نظیر بھٹو کے وزیرِ اعظم بننے کے بعد پاکستان، اسلامی نعرے یعنی "پاکستان کا مطلب کیا۔ لا الٰہ الا اللہ" والا پاکستان نہیں رہا، کیونکہ جب آپ پاکستان کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کہیں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس پاکستان میں اللہ تعالیٰ کے احکامات اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم رائج ہے اور اگر رائج نہیں تو اس کی خلاف ورزی بھی نہیں ہے لیکن اسلامی احکامات کی اس طرح سے خلاف ورزی سے مملکتِ پاکستان کا اسلامی تشخص ختم ہو کر رہ گیا ہے اور

اسلامی جماعتوں کے اختلافات کے سبب پاکستان کا اسلامی تشخص ختم ہوتا جا رہا ہے۔

اس کی بنیادی وجہ اسلامی قوتوں کی آپس میں محاذ آرائی ہے جو جماعتیں اسلامی کہلاتی ہیں، ان کے آپس میں ٹکراؤ اور

انتشار نے قوم و ملک کو یہ دن دکھایا ہے کہ جو ملک ۴ا
کے نام پر معرضِ وجود میں آیا تھا۔ اس میں کھلے عام اللہ
کے دین سے بغاوت ہو رہی ہے۔ پیپلز پارٹی کا پورا
پروگرام اور منشور کھلے طور پر سیکولر ہے۔ اس لئے اب ان
سے یہ توقع عبث ہے کہ وہ دین اسلام کے لئے کچھ کریں۔
ماضی شاہد ہے کہ پیپلز پارٹی کی ہوسِ اقتدار کی وجہ
سے ملک دو لخت ہوا اور مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش
بنوایا گیا۔ یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ پیپلز پارٹی کے اقتدار
سے کسی بھی اچھی صورتِ حال کی توقع نہیں ہو سکتی۔ اب
آپ دیکھ لیں ہزاروں قاتلوں، غنڈوں اور بدمعاشوں
کو سیاسی قیدی کا رنگ دیکر رہا کر دیا گیا۔ یہی لوگ
ماضی میں پاکستان کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے
یہ لوگ قتل، تخریب کاری، بینک ڈکیتی جیسے سنگین
مقدمات میں ملوث تھے، انہیں سیاسی قیدی کہنا عجیب بات
ہے جس سے پیپلز پارٹی کے عزائم کھل کر سامنے آجاتے
ہیں۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ بے نظیر بھٹو یہ سب کچھ
اپنے بھائی مرتضیٰ بھٹو کو پاکستان لانے [illegible] کر رہی ہیں
تاکہ اسے پارٹی کا چیئرمین بنایا جائے۔ مرتضیٰ بھٹو طیارہ ہائی جیکنگ
کے مقدمہ میں سزا یافتہ ہے اور اس کی وجہ سے طارق رحیم
کا قتل ہوا۔ بدنام زمانہ دہشت گرد تنظیم الذوالفقار
کے ممبران رہا ہو چکے ہیں۔ حالات بجا طور پر یہ کہہ رہے
ہیں آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ بے نظیر بھٹو کے افہام و تفہیم
کے بیانات بس چند روزہ ہیں اور جیسے ہی انہوں نے
استحکام پکڑا افہام و تفہیم و رواداری کے تمام دعوے
دھرے رہ جائیں گے۔

س :۔ تو آپ کے خیال میں دینی جماعتوں کو کیا کرنا چاہئے؟

ج :۔ [illegible] یہ ہے کہ دینی جماعتیں
[illegible] کی تبلیغ کرتا [illegible] اور دیوبندی کی تبلیغ شروع کر دیا۔
علماء فروعات [illegible] ۔ دیکھا جائے تو بریلوی
اور دیوبندی [illegible] فقہ کا کوئی اختلاف نہیں۔

اس کے باوجود [illegible] اپنے [illegible] کی وجہ سے امت
مسلمہ میں تفرقہ کیوں ڈالا جائے۔ دنیا کے تمام مسائل
کا حل اس دین میں موجود ہے۔ اسلام میں [illegible]
ہے۔ لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ مساجد میں خطیب اور
مولوی ابھی تک فروعی اختلاف میں اس شدت سے
ملوث ہیں کہ عوام کو ان سے محبت نہیں رہی۔ دوسری
بات یہ ہے کہ علمائے دین نے جو کہ اصل میں مذہب اور
متوسط طبقہ کی نمائندگی کرتے ہیں معاشی اور سیاسی امور
پر گفتگو کرنا چھوڑ دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لادینی عناصر
چاہتے ہیں کہ علماء کی اس غفلت کے پیشِ نظر اب علماء کو
دعا، امامت اور نمازِ جنازہ تک محدود کر دیا جائے۔
اگر دینی جماعتوں نے اس طرف توجہ نہ دی تو پھر عالم
کا مقام بچے کے کان میں اذان دینے اور مردے نہلانے
تک محدود ہو جائے گا۔

س : ایک بات یہ کہی جاتی ہے کہ پیپلز پارٹی کے اقتدار
سنبھالنے کے بعد قادیانیوں کی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں؟

ج : یہ بات واقعی درست ہے۔ مرزائیوں کی سرگرمیاں
۲۹ مئی کے بعد اچانک تیز ہو گئی تھیں اور "مباہلہ" کا نام
نہاد چیلنج دے کر ان مسائل کو اٹھایا جا رہا تھا جو کہ بہت
پہلے ختم ہو چکے تھے۔ آپ مرزا طاہر کی ۱۲ اگست کی تقریر
دیکھیں جس میں اس نے واضح الفاظ میں کہا کہ میں جنرل
ضیاء الحق کو یہ اطلاع دے رہا ہوں کہ اس پر بہت بھیانک
عذاب آنے والا ہے اور ۱۷ اگست کو ضیاء الحق شہید کی
شہادت کا سانحہ رونما ہوا۔ پیپلز پارٹی کی موجودہ کامیابی
باقاعدہ ایک پلاننگ کے تحت ہے۔ اس میں قادیانیوں کا مکمل
تعاون انہیں حاصل [illegible] ڈاکٹر نسیم احمد سابق سکریٹری
اطلاعات، ۲۵ یا ۲۶ اکتوبر کو پاکستان آئے اور باقاعدہ
پیپلز پارٹی کی امداد کی۔ پیپلز پارٹی کے برسرِ اقتدار آتے
ہی ان کی سرگرمیاں خطرناک حد تک بڑھ گئی ہیں۔ روزنامہ
الفضل کی اشاعت، سالانہ جلسہ کرانے کا اعلان اور
[illegible] اس بات کی نشاندہی ہے کہ وہ پیپلز
پارٹی کے اقتدار [illegible] اپنے [illegible] تحفظ سمجھتے ہیں۔
[illegible] پیپلز پارٹی [illegible] یاد رکھنا چاہیئے کہ آئین
کی دفعات، ۲۹۸ [illegible] کے تحت قادیانیوں کو اپنے مذہب
کو اسلام سے تعبیر کرنے اور تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں ہے